103443 ـ کیا والدہ کے ساتھ محرم بن کر سفر پر جائے یا کہ امتحانات کی تیاری کرے

سوال

میں غیر ملك میں زیر تعلیم ہوں اور میری والدہ مجھے یہاں ملنے آئی ہیں، تین ماہ کے بعد وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ اپنے ملك جہاں میرے والد صاحب رہتے ہیں اور یہ اسلامی ملك ہے چلی جائینگی.
اول: اگر میں والدہ کے ساتھ جاؤں تو پتہ نہیں سارے مضامین کے امتحانات میں پاس ہوؤں یا نہیں ؟
دوم: اور اگر میں والدہ کے ساتھ جاؤں تو وہاں مجھے چچا کی بیٹی کی شادی میں شامل ہونے پر مجبور کیا جائیگا جس میں حرام کام شامل ہونگے، اور اگر میں شادی میں شامل نہیں ہوتا تو رشتہ داروں کے ساتھ مشکلات پیدا ہونگی، اس لیے میری نیت ہے کہ امتحانات کا بہانہ کر کے میں وہاں نہ جاؤں، یہ بتائیں کہ میرے لیے بہتر کیا ہے آیا والدہ کا محرم بن کر جاؤں یا کہ شادی میں شرکت نہ کروں ؟
اگر ممکن ہو سکے تو والدہ کے جانے سے قبل سوال کا جواب دیں تو بہت بہتر ہے، لیکن اگر اس میں تاخیر بھی ہو جائے تو کوئی بات نہیں، بہر حال مجھے معلومات حاصل کرنا ہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں جیسا کہ ہم سوال نمبر (101520) اور (9370) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں.

اول: ہمارے خیال میں آپ سے یہ مخفی نہیں کہ اگر آپ اپنی والدہ کو ابھی جانے سے روك کر امتحانات کے بعد خود اپنے ساتھ لے کر جائیں تو ان شاء اللہ ساری خیر جمع کر لیں گے اور آپ پر واجب بھی یہی ہے.

لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہیں جیسا کہ آپ کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے؛ امتحانات اور تعلیم کے بارہ میں آپ ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا آپ سفر پر والدہ کے ساتھ جا سکتے ہیں یا نہیں، اگر تو سفر کی مدت تھوڑی ہو اور آپ تعلیم میں آنے والی کمی کو پورا کر کے اس کا تدارك کر سکتے ہوں اور واپس آ کر امتحانات کی تیاری کر سکیں تو آپ والدہ کے ساتھ جانے کی کوشش کریں.

یہ علم میں رکھیں کہ آپ والدہ کے ساتھ جتنی دیر رہیں گے اور سفر کریں گے، اور اسے محرم کے بغیر سفر کر کے گناہ سے بچائیں گے تو یہ والدہ کے ساتھ حسن سلوك میں شامل ہوگا، ان شاء اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائےگا.

اور اگر آپ یہ سمجھیں یا پھر آپ کا غالب گمان ہو کہ والدہ کے ساتھ جانے سے تعلیم کا نقصان ہوگا، یا پھر امتحانات کی تیاری میں خلل آئیگا تو پھر آپ کے لیے والدہ کے ساتھ جانا لازم نہیں، لیکن آپ کوشش کریں کہ بغیر محرم کے سفر کرنے میں کم سے کم خرابی پیدا ہو، وہ اس طرح کہ آپ قابل اعتماد عورتوں کے ساتھ والدہ کو روانہ کریں.

دوم:

حرام کاموں پر مشتمل شادی کی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سلسلہ میں آدمی کو اپنے خاندان اور رشتہ داروں کو نصیحت کرنی چاہیے، اور وہ برے کاموں میں شریك ہوئے بغیر ہی انہیں خوشی کی مباركباد دے، اور ممکن ہو سکے تو شادی کے بعد جائیں تا کہ اس شادی میں شرکت نہ ہو، چاہے والدہ کو ابھی بھیج دیں یا پھر وہ بھی بعد میں آپ کے ساتھ جائیں، آپ کے لیے یہی بہتر ہے اور حرج و گناہ میں پڑنے سے بھی اسی میں بچاؤ ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اگر شادی کی تقریبات غلط کاموں مثلا مرد و عورت کے اختلاط اور رقص و موسیقی سے خالی ہوں، یا پھر آپ کے جانے سے وہاں کچھ تبدیلی ہو اور آپ ان برائیوں کو روك سکتے ہوں تو اس خوشی کے موقع پر جانا جائز ہے، بلکہ اگر آپ اس برائی کو روك سکتے ہوں تو آپ کا وہاں جانا ضروری اور واجب ہوگا.

لیکن اگر ان تقریبات میں برائی کو آپ نہیں روك سکتے تو پھر آپ کا وہاں جانا حرام ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور ان لوگوں کو چھوڑ دیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے، آپ انہیں نصیحت کریں تا کہ کوئی شخص اپنے کردار کی بنا پر اس طرح پھنس نہ جائے، کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی مددگار اور سفارشی نہ ہوگا **الانعام** (70).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں مول لیتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی لوگ ہیں جن کو رسوا کن عذاب ہو گا **لقمان** (6).

اور پھر گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث تو بہت زیادہ ہیں " انتہی

منقول از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب محمد المسند (92).

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (10957) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

آپ اس کی کوشش کریں جسے آپ زیاہ اصلاح والا کام سمجھتے ہوں اور زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہو، اور حسب امکان آپ والدہ کے ساتھ حسن سلوک کو مقدم کریں، ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کو امتحانات میں کامیابی نصیب فرمائے، اور آپ اپنی والدہ کی دیکھ بھال میں جو وقت صرف کریں اور حسن سلوک میں جو عرصہ بسر کریں اللہ اس کا نعم البدل ضرور دےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح کام کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .